بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۶ صفر ۱۳۹۴ھ یکم امان ۱۳۵۳ھش یکم مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ازراہِ ہمدردی لوگوں کو ہماری ایک ضروری نصیحت

دُنیا روزے چند ہے اس کی جھوٹی خوشیوں میں اپنا دِل نہ لگاؤ

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جُدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں تو اسکی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جُدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دِل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رُک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اِس واسطے وہ دُنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد نہم صفحہ ۳۲، صفحہ ۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے پیچش کی تکلیف ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی دھڑکن میں تیزی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ نیز ان کے بڑے بیٹے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار کے ماموں محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقفِ زندگی مینیجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ مرض ایسی نوعیت اختیار کر گئی ہے کہ صحیح طور پر اسکی تشخیص نہیں ہو سکی۔ اب میرپور خاص میں ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین۔ ربوہ)

عزیزہ حمیدہ بانو خلجی ڈی۔ پی۔ ای جامعہ نصرت ربوہ کا ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت انگلستان میں اپریشن ہوگا۔ احباب کرام عزیزہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(کرم الدین۔ دارالنصر ربوہ)

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

احباب تین باتیں یاد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت ہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے جس عظیم مہم کا آغاز فرمایا تھا مخلصینِ جماعت اس ضمن میں تین باتیں یاد رکھیں:۔

اوّل:۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں مجلس مشاورت سے قبل (جو مارچ ۱۹۷۴ء کے آخری ہفتہ میں ہو رہی ہے) بھجوا دئے جائیں۔

دوم:۔ وعدہ جات بھجواتے وقت صرف موجودہ آمد ہی کو مدِ نظر نہ رکھا جائے، بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سوا سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو جن حسنات سے نوازنے والا ہے اور آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپ کی آمدنیوں میں آپ کی امید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دے گا انہیں بھی مدِ نظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے۔

سوم:۔ اس سلسلہ میں نقدم رقوم اور جیکب [illegible] ہدایت کے ساتھ کہ یہ رقوم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مد میں داخل کی جائیں براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یکم امان ۱۳۵۳ ہش

دُعاؤں اور عبادات کا رُوحانی پروگرام

مادی تحریکیں مادی ذرائع کے بل بوتے پر ترقی کرتی اور کامیاب ہوتی ہیں لیکن رُوحانی تحریکوں کا انحصار روحانی ذرائع پر ہوتا ہے۔ اگر وہ بظاہر مادی اسباب اختیار بھی کرتی ہیں تو ان کے پیچھے روحانی قوت ہی کارفرما ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی قوت ان کی اصل زندگی اور حقیقی روح ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی روحانی قوت کی حفاظت اور بقاء کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے وہ بھی سراسر ایک روحانی منصوبہ ہے جو دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوع انسان کو امت واحدہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے پیش کیا گیا ہے۔ اس روحانی منصوبہ کا ایک اہم پہلو وہ مالی قربانی ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے طلب فرمائی۔ حضور نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور قرآن پاک کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے جماعت کو اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی تھی مگر اس کے مقابلہ میں مخلصین جماعت اس وقت تک کم و بیش ساڑھے چار کروڑ روپے کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں جبکہ ابھی اندرون ملک اور بیرونی ممالک کی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے ابھی مرکز میں نہیں پہنچے۔ جب ان کے وعدے آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید بلکہ یقین ہے کہ اس فنڈ میں وعدے کم و بیش نو کروڑ تک پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

لیکن اس عظیم روحانی منصوبے کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ اس کے وسیع اور ہمہ گیر مقاصد کی تکمیل تب ہوگی جبکہ احباب جماعت روحانی قوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر بھرپور کوشش فرمائیں گے۔ اسی روحانی قوت کو حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انہی فضلوں اور رحمتوں سے مالا مال ہونے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ تبلیغ (فروری) کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جو پروگرام بیان فرمایا تھا حضور کا یہ مفصل خطبہ جمعہ انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع ہو کر احباب جماعت تک پہنچ جائے گا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حق یہ ہے کہ دعاؤں اور عبادات کے اس مبارک پروگرام پر عمل کرنے سے ہی ہم وہ روحانی قوت حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور ہماری حقیر مالی قربانیوں کے مقبول ہونے کے لئے ضروری ہے۔ یہی وہ پروگرام ہے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی کی عظیم تحریک کی کامیابی کا حقیقی ضامن ہے۔ اسلئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضور کے پیش فرمودہ اس پروگرام پر انفرادی اور اجتماعی رنگ میں پوری طرح عمل کریں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو اس پروگرام پر عمل نہ کر رہا ہو تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیش فرمودہ عظیم منصوبہ حقیقی معنوں میں کامیاب ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا پروگرام ہے اور اس زمانہ میں دُعا پر زندہ ایمان صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ دعا کا لفظ تو عام استعمال ہوتا ہے لیکن اس کی حقیقت اور اس کی عظیم تاثیر سے دنیا ناواقف ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں اسلام کے بطل جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہو کر ہمیں از سر نو دعا کی اہمیت و عظمت سے آشنا کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور قبولیت دعا کے جو نشانات ہم مشاہدہ کرتے ہیں اس کی کوئی مثال موجودہ دنیا میں نہیں مل سکتی۔ ان حالات میں دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی ذمہ داری بھی جماعت احمدیہ پر بدرجہ اتم عاید ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ دعا کی اہمیت کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اہم ارشادات ہر لمحہ ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں:-

(۱) "دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں ..... یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۱)

(۲) "دعا ایسی شے ہے کہ جب آدمؑ کی شیطان سے جنگ ہوئی تو اس وقت سوائے دُعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا ہی پائی۔"
(ملفوظات جلد پنجم)

(۳) ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ ایک بشارت اور تسلی پاتا ہے۔ دعا اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

(۴) "دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷-۲۸)

(۵) "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے ..... اور دنیا میں یک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"
(برکات الدعا صفحہ ۷۶)

لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیے۔!
(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان

مکرم محترم چوہدری عبد السلام اختر صاحب ایم۔ اے

(۳)

مجھے ایک دفعہ حضور کا کلام پڑھتے ہوئے یہ خیال آیا۔ کہ آخر ہمارے شعراء نے جن موضوعات کو نہایت شد و مد کے ساتھ اپنایا ہے اور اُن پر سینکڑوں نظمیں لکھی ہیں (بلکہ بعضوں کو تو ان نظموں پر لینن پرائز بھی دیے گئے ہیں) اُن پر حضور نے اپنے کلام میں بحث کرنا یا ان کو موضوع سخن بنانا کیوں پسند نہیں فرمایا۔ اگر یہ مسائل اور موضوع اتنے ہی اہم تھے تو چاہیئے یہ تھا۔ کہ مامور زمانہ ان پر سیر حاصل بحث کرتا یا ان کو موضوع سخن بناتا۔

میں انہی خیالات میں تھا کہ یکدم مجھے یہ خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اسلام کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے پر سب سے زور دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی خدا تعالےٰ سے سچی محبت انسان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی انسان اختیار کرے تو کیا مزدور اور سرمایہ دار کی کشمکش باقی رہتی ہے۔ کیا مشین اور انسان کی ٹکر کا خدشہ باقی رہتا ہے۔ کیا مغربیت کے حملہ کا یا اس کے غلبے کا کوئی امکان باقی رہتا ہے؟ اس خیال کے آتے ہی میری کیفیت حضور علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق ہو گئی جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ ؎

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقان
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یقیناً مزدور اور سرمایہ دار وغیرہ کے جھگڑے بالکل عارضی نوعیت کے ہیں اور عارضی وقت کی پیداوار ہیں اور ان کا ہماری فطرت کے دائمی تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں ہماری فطرت کا بنیادی اور دائمی تقاضا یہ ہے کہ اسے اس عظیم ہستی سے مربوط کیا جائے جو خود فطرت کو پیدا کرنے والی ہے اور جس کو پائے بغیر اسے تسکین حاصل نہیں ہو سکتی اس تسکین کا اور اس کے ساتھ انسانی کے بدلتے ہوئے اقتصادی حالات کی تکمیل کا واحد ذریعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی مکمل پیروی اور حضور کے قائم کردہ نظام حیات کو اپنانا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں دوسری نہایت ہی درخشاں خصوصیت جو ہمیں تقریباً ہر نظم میں نظر آتی ہے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل عشق اور حضور کی کامل اتباع میں سرشاری اور لذت ہے یہ عجیب ستم ہے کہ مخالفین کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حضور نے نبوت کا دعوےٰ کر کے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور کی مدلل کتب کو چھوڑ کے بھی اگر کوئی شخص صرف حضور کے منظوم کلام کا مطالعہ کرے تو نہ صرف یہ الزام قطعی بے بنیاد نظر آتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس۔ حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہمیں حضور کے کلام میں ایسی والہانہ عقیدت اور ایسی بے پناہ محبت نظر آتی ہے کہ اس کی نظیر ہمیں کہیں بھی نہیں ملتی اور پھر یہ امتیاز اتنا نمایاں اور اس کی شان اتنی منفرد ہے کہ اگر صدیوں کے لٹریچر کو بھی پڑھا جائے تو ہمیں کسی کلام میں بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ وہ شدید دلی وابستگی اور وہ انتہائی محبت و عقیدت نظر نہیں آئے گی۔ جو حضور کے کلام میں موجود ہے۔

ہمارے اکثر شعراء نے بھی نعتیں لکھی ہیں اور زبان اور ادب کے اعتبار سے بڑے عمدہ الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن بیشتر تعلق کا اگر نفس مضمون دیکھا جائے تو اس میں یا تو روضۂ مبارک کی جالیوں کی تعریف ہے یا مدینے کی ہوا کی کی۔ یا پھر اُن تاثرات کی تفصیل ہے جو شاعر نے عقیدت کے طور پر پیش کئے ہیں اُن کی مثال ایسی ہی ہے جیسے جگر مراد آبادی نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے ؎

اُن کی حریم ناز کہاں اور ہم کہاں
نقش و نگار پردہ و در دیکھتے رہے

ان حضرات کرام کی توجہ صرف ظاہری نقش و نگار پر وہ دور حد تک گئی ہے۔۔۔ مگر انہی "حریم ناز" میں مقبول ہونے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے وہ محاسن جن کا پرتو خود محبت کرنے والے دل کو آئینہ بنا دیتا ہے۔ ان کا نقشہ ہمیں ان کے اشعار میں کہیں نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس حضور کے جو اشعار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور حضور کی محبت کی شیریں آگ میں روشن ہو کر کہے ہیں۔ وہ پڑھنے والے کے دل میں مجسم ہو کر خود بولتے ہیں اور اسے بتاتے ہیں۔ کہ یہ فقط الفاظ نہیں۔ بلکہ ان کے پیچھے محبت اور للّٰہیت کی وہ آگ روشن ہے جو انسان کے نفس کی تمام ظلمتوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ اور ایک نئی مصفا زندگی عطا کرتی ہے پھر اس کے علاوہ یہ بھی کہ خود کہنے والا اس نور کا پوری طرح حامل ہے جو وہ اپنے محبوب کے جلووں میں دیکھتا ہے۔ آپ ان اشعار پر غور فرمائیں ؎

عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلیست در کانِ محمد
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمد
اگر خواہی نجات از منتِ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمد
سرِ دارم فدائے خاکِ احمد
دلم مرد فتہ قربانِ محمد

پھر آخری شعر دیکھیئے۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

غلمان محمد سے کرامت کا دعوی کرنے والا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے نہ صرف اس چشمۂ نبوت سے مکمل طور پر فیض حاصل کیا ہو بلکہ جس کی روح کلی طور پر محبوب حقیقی کی روح کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ اور جو ہر لمحہ اپنی غذا اور بقا اپنے محبوب کی محبت سے ہی حاصل کرتا ہو۔ اس محبوب کی مقدس ذات اور یہ مقدس وجود کون تھا۔ وہی جس کے متعلق اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔

کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اطاعت کرو۔ اور اگر تم اس پاک وجود سے محبت کرو گے تو اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اللہ تعالےٰ کی ذات کے بعد مجھے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق ہے اور میں اس عشق کے نشہ میں چور ہوں۔ بخدا اگر یہ کفر ہے تو میں سخت کافر ہوں ؎

ہر تار و پودِ من بسرائد بعشقِ اُو
از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم

(میرے ہر رگ و ریشہ میں اس کا عشق رچ گیا ہے میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں)

من در حریم قدس چراغ صداقتم
دعتشی محافظ است ز ہر باد صرصرم

(میں درس گاہ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اور اسی کا ہاتھ ہر تیز ہوا سے میری حفاظت کرنے والا ہے)

واللہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

بخدا میں اپنے پروردگار کی طرف سے نوح کی کشتی کی مانند ہوں اور بدقسمت ہے وہ جو میرے لنگر سے دور ہے۔)

ایں آتشے کہ دامنِ آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ اش۔ بخدا نہر کوثرم

(یہ آگ جس نے آخری زمانے کا دامن جلا دیا ہے۔ خدا کی قسم میں اس کے علاج کے لئے نہر کوثر ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان اشعار سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے محبت کا دعویٰ کرنے والا صرف منہ سے عقیدت کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اس کی رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے اور یہ محبت ایسے مقام تک پہنچ چکی ہے کہ من تو شدم تو من شدی کی مصداق ہے۔ جو کرہ گئی ہے صرف اس مقام پر آکر ہمیں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوسرے نعت گو شعراء میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے شعراء نے جیسا میں نے پہلے عرض کی ہے۔ نعتیں کہی ہیں۔ تعریف کی ہے اور مدح کا مضمون بیان کرتے ہوئے بڑے مرصع اور بڑے پرکشش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر ان کے دل اپنے محبوب کے ساتھ اس یگانگت اور ہم آہنگی سے خالی ہیں۔ جو ہمیں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام میں نظر آتی ہے۔ یہ یگانگت کسی علمی کاوش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ان رسول کے مجاہدات اور تضرعات کا ثمر ہے جو انسان کے قلب کو پگھلا کر رکھ دیتے ہیں اور انسان کی اندرونی ہیئت میں ایک انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ غور فرما دیں کہ جب حضرت موعود علیہ السلام یہ اشعار لکھ رہے تھے تو ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ ؎

یُطَّلِعُ عَلٰی اَسْرَارِ بَالِیْ
وَیَعْلَمُ غَیْبَتِیْ فِیْ کُلِّ حَالٍ

(قسم اس کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قسم اس کی جو ہر حال میں اس اسرار کو جانتا ہے)

یُرَوِّعُنِیْ قَدَرُ اَتٰی اَغْشَارَقَلْبِیْ
بِمَعْنَتِہٖ وَیُضْرِمُنِیْ فِی اللَّیَالِیْ

(قسم اس کی جس نے میرے دل کے ٹکڑوں کو دیکھا ہے اور قسم اس کی جو راتوں کو میری چیخوں کو سنتا ہے)

لَقَدْ اَرْسَلْتُ مِنْ رَبِّیْ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

(میں رب رحیم کی طرف سے اس گمراہی کے طوفان کے وقت بھیجا گیا ہوں)

رَاَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سَبْلَ رَبِّیْ
وَلَوْ کَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الْھِلَالِ

(میں نے اپنے رب کے فضل سے ان راہوں کو دیکھا ہے جو اس سے ملانے والی ہیں۔ اگرچہ وہ راہیں پہلی تاریخ کے چاند سے بھی زیادہ باریک تھیں)

یہ قلبی گداز کسی شعری تخیل کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ اس روحانی اور باطنی تعلق اور ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے جو حضور کو فطرۃً حاصل تھی اور جسے ایک طرح کے مجاہدے اور ریاضت نے چاند کی طرح روشن کر دیا تھا۔ اس شدید محبت نے وجود کو ایک کر دیا تھا۔ اور دوئی کے تمام امکانات اور فاصلے ختم کر دیئے تھے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ ؎

"ہست لطف یار من بر من اتم
او مرا شد من ہم از بہر اش شدم"

(میرے یار کی مجھ پر کامل مہربانی ہے۔ وہ میرا ہوگیا۔ اور میں اس کا ہو گیا)

راز ہا دارم بہ یار دلبرم
شد عیاں از من بہ یار دلبرم

(میرے محبوب اور میرے درمیان کئی راز ہیں۔ اور اس کی شان میرے وجود سے ظاہر ہوتی ہے)

یہ محبت اور کشش اتنی شدید اور اتنی ہمہ گیر تھی کہ حضور کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محبت ہی حضور کی غذا اور تمام حیات کا سرمایہ بن چکی تھی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ

(اے میرے محبوب! میرا تمام جسم تری طرف شوق کے مارے اڑتا چلا جاتا ہے۔ مگر کاش کہ مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی) ہم ادب کی تاریخ میں جناب انیس اور دبیر جیسے شعراء کے مرثیے پڑھتے ہیں۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے دیگر شہداء کی شان میں ان کے قصیدے دیکھتے ہیں۔ بے شک ادبی اعتبار سے ان کا پایہ بہت بلند ہے۔ ان کے الفاظ کی نشست ہمارے دل کو موہ لیتی ہے اور مناظر کشی اور تصویری فیچر میں ان کا قلم تخیل کی رنگا رنگ فضاؤں میں عجیب جولانیاں دکھاتا ہے حتیٰ کہ حضرت انیس کے متعلق آپ یہ سن کر تعجب کریں گے کہ ایک نقاد میں سمتر بند انھوں نے صرف اس گھوڑے کی تعریف میں بیان کئے ہیں۔ جس پر حضرت امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ ایک جگہ تو وہ گھوڑے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ؎

"کسی کے نقش قدم پر قدم نہیں رکھتا"

مگر یہ تمام علم کا جادو ہے۔ ان کا مقصد لوگوں کے دلوں کو پگھلانا اور مجالس میں ماتم حسین کی فضا پیدا کرنا تھا۔ دلیس انھوں نے کبھی بھی عملی طور پر اپنے اوپر کربلا کی کیفیت وارد نہیں کی۔ ان کی زندگیوں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو ہمیں ان میں اور شہدائے کربلا کی زندگیوں میں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ جس قربانی اور ایثار کا نمونہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے رفقاء نے دکھایا اور اپنے اہل و عیال سمیت دکھایا اور شدید مخالف حالات میں دکھایا۔ اس کا عشر عشیر بھی ان کے تراجم میں اور قصیدہ گوئی میں نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان کے الفاظ پڑھ کر ایک ذوقی حظ تو ضرور حاصل کرتے ہیں لیکن یہ حظ صرف ذوق کی حد تک جا کر ختم ہو جاتا ہے اس کے آگے طبیعت کوئی اثر قبول نہیں کرتی۔ لیکن حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام کا رنگ اور ہے حضور کا مقصد نہ بزم آرائی ہے نہ رنگ آرائی۔ نہ تماشا ہے نہ تماشا۔ بلکہ صحیح معنوں میں وہ باطنی تعلق پیدا کرنا ہے جو محبوب اور محب کے درمیان ایک بنیادی رشتہ کا کام دیتا ہے۔ آپ جب اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہیں تو وہ دوسرے شعراء کی طرح ایک وقتی جذبہ نہیں ہوتا بلکہ حضور کی محبت اور وابستگی ایک دائمی آبشار کی طرح ہے جس کی کرنیں اور قطرات سدا بہار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے کلام میں اور آپ کی عملی زندگی میں کوئی بُعد نہیں۔ دوسرے شعراء ایک وقتی جذبہ کے ماتحت لکھتے ہیں اور پھر وہ اپنے مشاغل کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایک ہی جذبہ دائمی طور پر حاوی رہتا ہے اور وہ تمکنت والے کے دل کو ایک مستقل کیفیت سے سرشار رکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر اگر دوسرے شعراء "فلبگار محبت" ہیں تو حضرت سلطان القلم کا وجود ہمیں "پرستار محبت" نظر آتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وغنائی کونین سے بیزار ہمیں تھے
ہم تھے ترے بندوں کے طلبگار ہمیں تھے
ہے فرق فلبگار و پرستار میں اے دوست
دنیا تھی طلبگار۔ پرستار ہمیں تھے۔

تحریک جدید کے وعدے

۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء سے پہلے مرکز میں بھجوا دیئے جائیں

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے وعدے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر مقرر فرمائی تھی۔ اس عرصہ تک بہت سی جماعتیں خاص کر جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے وعدے نہ بھجوا سکیں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی۔ حالیہ جائزہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ اب تک اچھی رفتار سے کام ہوا ہے تاہم تقریباً دو سو جماعتوں کی طرف سے شعبہ وعدہ وصول نہیں ہوئے حضور انور نے ازراہ شفقت ۱۵ مارچ تک مزید مہلت مرحمت فرما دی ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت جو ۲۹ مارچ کو شروع ہو رہی ہے سے پہلے تحریک جدید کا بجٹ مکمل ہونا چاہیے اور اس کی تکمیل کا انحصار ایک حد تک وعدہ جات کے کام کی تکمیل پر ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ۱۵ مارچ سے پہلے تمام جماعتوں کے وعدے مرکز میں پہنچ دیئے جائیں۔ نیز خود ہر مقامی صدر حال کا محاسبہ کیا جائے کہ وعدے ٹارگٹ تک پہنچتے ہیں یا نہیں۔

ناخوشگوار صورت حال سے بچنے کے لئے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا"

(بیشتر اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے تم اپنا محاسبہ خود ہی کر لو)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے برادر خورد مکرم حکیم جان خان صاحب لدھیانوی بقضائے الٰہی ۱۱ ستمبر کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

احباب کرام ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور دینی و دنیوی خیر و برکت کی دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (صوفی حبیب اللہ خان لدھیانوی محلہ دارالفضل ربوہ)

(۲) میرے والد محترم عنایت اللہ صاحب مہاجر جموں کشمیر طویل علالت کے بعد ۹ اور ۱۰ نومبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی شب تین بجے کے قریب جمعہ ۷۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (عبدالرشید جموں ضلع جہلم)

(۳) میری دادی امان مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئی ہیں۔ ان کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے آمین

(رانا محمد معصوم چک منگلا ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین:

جو مخلصین جماعت کو غلبہ اسلام کی خاطر مالی قربانی پیش کر کے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں سو فیصد ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔ ان کی ایک اور فہرست دعاء اور ریکارڈ کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان کی اولادوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سب مزید قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ (آمین)

(ظہور احمد سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
	(صفحہ اوّل)	
۸۵	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ	۵,۰۰۰ روپے
۸۶	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی ناظم آباد وسطی۔ کراچی	۵,۰۰۰ "
۸۷	" ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کچہری بازار۔ سرگودھا	۵,۰۰۰ "
۸۸	" عبدالعزیز صاحب بھٹی سمن آباد۔ لاہور	۵,۰۰۰ "
۸۹	" ملک عبداللطیف صاحب شکوہی سنٹ گلاہد	۵,۰۰۰ "
۹۰	" نواب زادہ عباس احمد خان صاحب ڈیوس روڈ۔ لاہور	۵,۰۰۰ "
۹۱	" میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ میلسی	۵,۰۰۰ "
۹۲	" شیخ محمد عبداللہ صاحب معرائی و عیالی جناح کالونی فائل پور	۵,۵۰۰ "
۹۳	" صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ	۵,۰۰۰ روپے
۹۴	" شیخ عمد اسلم۔ محمد سلیم صاحبان معہ اہل و عیال دنیا پور ضلع ملتان	۵,۰۰۰ روپے
۹۵	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال	۵,۱۰۱ "
۹۶	" مہر محمد حیات صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈاور ضلع جھنگ	۵,۰۰۰ "
۹۷	" حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم ربوہ	۵,۰۰۰ "
۹۸	" شیخ اعجاز احمد صاحب حلقہ صدر۔ کراچی	۷,۵۰۰ "
۹۹	" ملک جمیل احمد صاحب ناظم آباد وسطی۔ کراچی	۵,۱۰۱ "
۱۰۰	" چوہدری ہارون الرشید صاحب حافظ آباد۔ گوجرانوالہ	۵,۰۰۰ "
۱۰۱	" چوہدری غلام احمد صاحب رئیس دانہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ	۵,۰۰۰ "
۱۰۲	" کرنل تقی الدین احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۵,۰۰۰ "
۱۰۳	" بریگیڈیئر کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب راولپنڈی	۵,۰۰۰ "
۱۰۴	" چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ	۵,۰۰۰ "
۱۰۵	" ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر	۵,۰۰۰ "
۱۰۶	" ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی معہ بیگم صاحبہ میرپور خاص سندھ	۶,۰۰۰ "
۱۰۷	" چوہدری شاہنواز صاحب محمد علی سوسائٹی۔ کراچی	۵,۰۰۰ "
۱۰۸	" چوہدری فیاض احمد صاحب " " "	۶,۲۰۰ "
۱۰۹	" طاہر احمد صاحب ہاشمی النور سوسائٹی۔ کراچی	۵,۰۰۰ "
۱۱۰	" چوہدری عبدالمجید صاحب بھٹی ناظم آباد وسطی۔ کراچی	۵,۰۰۰ "
۱۱۱	" چوہدری نبی احمد صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی	۵,۰۰۰ "
۱۱۲	" بابو عنایت اللہ صاحب رام سوامی۔ کراچی	۵,۱۵۵ "
۱۱۳	" چوہدری محمد خالد صاحب معہ بیگم صاحبہ محمد علی سوسائٹی۔ کراچی	۵,۰۰۰ "
۱۱۴	" چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ۔ شیخوپورہ	۵,۰۰۰ "

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم صوفی علی محمد صاحب کیفے جاوید رحمت بازار کی اہلیہ ایک عرصہ سے پیٹ کے امراض میں مبتلا ہیں۔

(۲) محترم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف سرگودھا آنکھوں کے سفید موتیا کے آپریشن کے لئے ۱۴ فروری کو کنگ ایڈورڈ ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے ہیں۔

(۳) محترم ملک منور احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ ان کے اعزہ زادہ بھائی ملک محمد افضال صاحب آنریری آف راولپنڈی کو پاؤں پر شدید چوٹ آئی ہے۔ پاؤں پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔

(۴) مکرم عبدالستار صاحب کی والدہ محترمہ کی طبیعت ضعیفہ اور چکر دل کی تکلیف کے باعث بہت کمزور ہے۔

(۵) محترم مولوی عبدالعزیز صاحب دہلیس مربی سلسلہ مقیم میانوالی کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ قریباً ۷ سال سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب کرام ان تمام مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے اس لئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:۔

(۱) ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

(۳) جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

(۴) جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

(۵) اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہِ راست ناظم دارالقضاء ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(۶) سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۷) حسبِ ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

(۸) قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

(۹) ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سائیکلسٹ واقفینِ عارضی کیلئے تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ ۱۹۷۳ء پر وقف عارضی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی تحریک فرمائی ہے کہ آئندہ عام واقفینِ وقف عارضی کے علاوہ سائیکلوں والے احباب بھی وقف عارضی کریں۔

احبابِ جماعت میں سے جو دوست سائیکل رکھتے ہیں وہ بھی وقف عارضی میں حصہ لیں ایسے دوست مقررہ حلقہ میں سائیکل سمیت جائیں گے اور اپنے مقررہ علاقہ میں دورہ کر کے مظلوم اور غرباء و مستحقین اور حاجت مند احباب سے رابطہ پیدا کر کے خدمتِ خلق کریں گے۔ دفتر ایسے واقفین کی فہرست ہفتہ وار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ بھیجتا رہے گا۔

پس تحریک کی جاتی ہے کہ احباب بطور سائیکلسٹ بھی وقف عارضی کریں۔

یاد رہے کہ وقفِ عارضی میں اپنی مرضی سے واقف دو یا چار یا چھ ہفتے کا وقف دیتا ہے اور ہر قسم کے اخراجات واقف خود برداشت کرتا ہے۔ فاصلہ اور مہینہ کی تعیین کرنے کا واقف کو اختیار ہے۔

جو دوست اس تحریک میں شامل ہوں وہ اپنے فارم میں واضح طور پر نوٹ فرما دیں کہ وہ سائیکل رکھتے ہیں اور چلا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پہلے دو لاکھ اسی ہزار تھا جسے اب بڑھا کر تین لاکھ پچاس ہزار کر دیا گیا ہے اور مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ ایسی صورت میں تمام احباب جماعت عموماً اور عہدیدار اصحاب خصوصاً غور فرما دیں کہ ان پر کس قدر ذمہ داری ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی بروقت وصولی کا کتنا اہم فریضہ ہے جو ان پر عائد ہوتا ہے۔

اس لازمی چندہ کی ادائیگی کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"جلسہ سالانہ کا جو تشخیص شدہ بجٹ ہے اس کے مطابق ایک تو جماعتوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ دوسرے جو زمیندارہ جماعتیں ہیں انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ چونکہ اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ان میں وہ اشیاء بھی ہیں جنہیں وہ پیدا کرتے ہیں اور جن میں اضافے کے نتیجہ میں ان کی آمد بڑھ گئی ہے اس میں سے وہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے کے لئے زیادہ قربانی دیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء)

پس زمیندار جماعتوں کے عہدیدار خاص طور پر اور تمام جماعتوں کے عہدیدار خاص طور پر ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد پر توجہ فرما دیں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا تمام احباب نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اپنے اضافہ شدہ بجٹ کے مطابق کر دی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

مکرم میجر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم میجر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کے فرزند تھے ۱۶ فروری ۱۹۷۴ء کو پشاور میں مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر ۷۳ سال تھی اپنے حلقہ احباب میں ذاتی حسنِ اخلاق اور ہمدردیٔ خلائق کے باعث ہر دلعزیز تھے۔ نماز جنازہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی۔

مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے لیفٹیننٹ کرنل صفی الرحمٰن، میجر ولی الرحمٰن اور کیپٹن فضل الرحمٰن اور دو صاحبزادیاں قدسیہ بیگم زوجہ ڈاکٹر منور احمد صاحب حال اوہائیو امریکہ، صبیحہ بیگم زوجہ عبداللہ خاں صاحب حال پشاور صدر چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زعماء صاحبان مجلس انصاراللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصاراللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعیم صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ

(۱) چندہ مجلس انصاراللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

(۲) چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یک دفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

(۳) جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴